Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲ آنے

اتوار

۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۳۰ ظہور ۱۳۳۲ھ ش - ۳۰ اگست سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۲۷

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

کراچی ۲۹ ظہور:- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

رضوان عبد اللہ کی المناک وفات

ربوہ ۲۹ ظہور یہ خبر جماعت میں نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ رضوان عبد اللہ صاحب جو ہیشہ سے آئے ہوئے ایک طالب علم تھے۔ اور جامعہ احمدیہ کی مولوی فاضل کلاس میں تعلیم پا رہے تھے ۲۶ ظہور ۱۳۳۲ھ ش کی شام کو دریائے چناب میں ڈوب کر فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت و بخشش سے نوازے اور ان کے صدمہ رسیدہ والدین اور دیگر عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین

نوٹ:- رضوان عبد اللہ صاحب کی المناک وفات کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا تحریر فرمودہ مضمون آئندہ اشاعت میں مطالعہ فرمائیں۔ افسوس ہے کہ قلت وقت کی وجہ سے یہ مضمون آج درج نہیں ہو سکا۔ (ادارہ)

نمازیں اس حد تک سنوار کر ادا کرو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تمہارا تعلق بڑھنا شروع ہو جائے

تمہیں صرف علم ہی نہ ہو بلکہ یقینی طور پر یہ دکھائی بھی دینے لگے کہ خدائی نشانات تمہاری تائید میں ظاہر ہو رہے ہیں

حلقہ مارٹن روڈ کراچی کی احمدیہ مسجد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پُر معارف خطبہ

کراچی ۲۸ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مارٹن روڈ کی زیر تعمیر مسجد میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ ارشاد کرتے ہوئے احباب جماعت کو نمازیں سنوار کر ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں حضور نے حدیث نبوی ان تعبد اللہ کانک تراہ وان لم تکن تراہ فانہ یراک کی نہایت لطیف تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں اپنی نمازیں خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے لئے سنوار کر ادا کرنی چاہئیں۔ اور تمہارے دلوں میں یہ تڑپ ہونی چاہیئے۔ کہ نمازوں کے نتیجہ میں تمہیں ایسا نور بصیرت حاصل ہو جائے۔ کہ تمہاری تائید میں جو خدائی نشانات ظاہر ہونے لگیں۔ تم ان نشانات کا بچشم خود مشاہدہ بھی کرنے لگو۔ تمہیں صرف یہی علم نہ ہو کہ خدائی نصرت تمہارے شامل حال ہے۔ بلکہ وہ یقینی طور پر تمہیں نظر بھی آنے لگے۔ اور تم اس یقین سے لبریز ہو جاؤ کہ فی الواقعہ ان نشانوں میں خدائی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ حضور کے اس پُر معارف خطبے کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے پہلے تو اس امر پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے جماعت احمدیہ کراچی کو ایک علیحدہ مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور اس کے بعد احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ مسجدوں کی تعمیر و توسیع وغیرہ یہ سب چیزیں ظاہری ہیں یہ مقصود بالذات نہیں حضور نے فرمایا ہم مساجد میں جاتے ہیں۔ ان کا احترام بھی کرتے ہیں۔ ان کے آگے باجہ بجانے یا شور و غل کرنے پر کشت و خون بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود مسجد ہمارا اصل مقصود نہیں ہوتی۔ وہ محض ایک جگہ ہوتی ہے۔ جسے ہم احاطہ کر کے نماز کے لئے مخصوص کر لیتے ہیں۔ اصل مقصود لوگوں کا باجماعت نماز ادا کرنا ہوتا ہے۔ بلکہ اگر ہم مزید غور کریں۔ تو لوگوں کا نماز پڑھنا بھی مقصود نہیں کہلا سکتا کیونکہ نماز بھی کسی مقصد کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ پس جس غرض کے لئے نماز ادا کی جاتی ہے۔ وہ اصل مقصود کہلائے گا نہ کہ نماز پڑھنا یا مسجد وغیرہ تعمیر کرنا۔

نماز کی غرض

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ خدا بندے کو دیکھ رہا ہو۔ اور نماز کا اعلےٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ خدا کو دیکھ رہا ہو جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی چاہیئے کہ تو اس طرح نماز ادا کرے کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم یہ ہو کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اسلامی نقطۂ نگاہ سے یہ کہنا صحیح ہے کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہی تب بھی خدا اسے دیکھتا ہے۔ اگر فی الواقعہ یہی معنے ہوتے تو کمزور لوگ کبھی نماز کے قریب بھی نہ پھٹکتے وہ سمجھتے کہ نہ ہم نماز پڑھیں گے اور نہ خدا ہمیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ بچے جب کوئی قصور کرتے ہیں تو ماں باپ کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں۔ ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ ان سے دور رہیں۔ ظاہر ہے کہ دیکھنے کے یہ معنے نہیں ہو سکتے۔

یہاں لفظ ہر ایک اور مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ فی الواقعہ تو خدا ہمیں نہ دیکھ رہا ہو۔ لیکن ہم خود یہ سمجھ لیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے یعنے صرف دل ہی میں ایسا تصور باندھ لیں۔ تو یہ چیز بھی درست نہیں۔ کیونکہ یہ محض وہم اور جھوٹ ہوگا۔ پس نماز میں خدا کے دیکھنے کے نہ یہ معنے ہونگے کہ خدا واقعۃً دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور نہ یہ ہونگے کہ خدا دیکھ تو نہیں رہا ہوتا۔ لیکن ہم سمجھ لیتے ہیں کہ وہ دیکھ رہا ہے۔

انہ یراک کا اصل مطلب

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا پس جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ تو یہاں "سمجھو" کے معنے یقین کرنے کے لینے پڑیں گے یعنے تمہیں یقینی طور پر علم ہو جائے کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ رہا خدا کے دیکھنے کا سوال تو یہاں اسے ہم دیکھنے کے عام معنوں پر محمول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ تو ہر ایک کو دیکھ رہا ہے۔ خواہ کوئی نماز پڑھے یا نہ پڑھے پس یہاں دیکھنے کے معنے خیال رکھنے کے ہونگے جب خدا تعالیٰ کسی بندے سے کہتا ہے کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ تو اب ایسے مقام پر ہے کہ ہم تیرا خیال رکھتے ہیں۔ یعنے ہم تیرے معاملے میں بے حِس نہیں رہ سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا انی معین من اراد اعانتک وانی مھین من اراد اھانتک۔ یعنے میں اس شخص کی مدد کروں گا۔ جو تیری مدد کو آئیگا۔ اور میں اسی کو ذلیل کروں گا۔ جو تیری اہانت کا خواہاں ہوگا۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور بدی دونوں کا ردّ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اپنے بندے سے کسی نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اور نہ اپنے بندے کے ساتھ برائی کرنے والے کو نظر انداز کرتا ہے۔ جب ادنیٰ درجہ یہ ہو۔ تو سمجھ لو کہ بڑا درجہ کیا ہوگا؟

نماز کا اعلیٰ درجہ

حضور نے نماز کے اعلیٰ اور بلند تر درجے کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس سے بڑا درجہ یہ ہے۔ کہ تو یہ سمجھے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد بندے پر اللہ تعالیٰ کے اعمال کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں محبت ترقی کرنے لگتی ہے۔ اور بندہ قرب الٰہی کی منزلیں طے کرنی شروع کر دیتا ہے۔ سو پہلا مقام انہ یراک تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا نگہبان ہو جاتا ہے۔ اور اپنے بندے سے نیک سلوک کرنے والوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔ اور برائی کرنے والوں کو ان کی برائی کی سزا دیتا ہے۔ اس سے اعلیٰ درجہ کانک تراہ کا مقام ہے کہ بندے کو اس امر کی کامل معرفت نصیب ہو جاتی ہے۔ کہ واقعی اس کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے۔ سو وہ اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس مقام پر جب کہ خدائی نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور وہ اسے بارش کی طرح برستا ہوا دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس یقین سے لبریز ہوتا ہے۔ کہ خدا اسے ضائع نہیں کریگا۔ سو وہ پکار اٹھتا ہے کہ خدا میرے ساتھ ہے وہ میری مدد کو آ رہا ہے اور وہ چلا آ رہا ہے۔ پس مومن کو اپنی نمازیں خدا سے تعلق بڑھانے کیلئے پڑھنی چاہئیں اور اس میں یہ تڑپ پیدا ہونی چاہیئے کہ اس کی عبادت کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس کی خاطر نشان دکھانے شروع کر دے۔ اور پھر اسے اتنی بصیرت بھی میسر آ جائے کہ ان نشانوں میں اسے خدائی ہاتھ کام کرتا ہوا صاف نظر آنے لگے۔ (ملخص رپورٹ)

... طبع کرا کر دفتر المصلح ... کراچی سے شائع کی

روزنامہ المسلم کراچی
مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۳۲ھ

جبری اقتدار کا اشتراکی نظریہ

تہران کی خبر ہے کہ ایران کے موجودہ وزیر اعظم زاہدی کی طرف سے کمیونسٹوں کے خلاف ایک ہمہ گیر اقدام کیا گیا ہے۔ نہ صرف بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ بلکہ پولیس نے کمیونسٹوں کا تمام لٹریچر جو ان کے ہاتھ آسکا۔ دو ٹرکوں میں لاکر شہر کے وسط میں جمع کیا۔ اور اسے آگ لگادی۔

یاد رہے کہ زمانۂ حال کی تمام مادی تحریکوں کی طرح کمیونسٹوں کے لٹریچر کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک حصہ علمی یا نظری ہے جس میں اشتراکیت کی تھیوری یا نظریہ کی تشریح کی گئی ہے۔ اور دوسرا عملی جس میں اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے حصول کے ذرائع کی وضاحت کی گئی ہے اگرچہ دونوں حصوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا مشکل ہے۔

علمی لحاظ سے ان دونوں حصوں کی تکمیل مارکس اور اس کے دوست اینجلز نے اپنے نقطۂ نظر سے کی ہے۔ روس کے زعیم اعظم لینن نے اس کو روس میں عملی جامہ پہنانے کے لئے جدوجہد کی۔ اور آخر وہ اپنے ترمیم شدہ اصولوں کے مطابق کامیاب ہوگیا۔ جس کی تکمیل سٹالن نے کی۔

اسی طرح جو کمیونسٹ لٹریچر دوسرے ملکوں میں آجکل پھیلایا جارہا ہے۔ وہ تین پہلو رکھتا ہے۔ اول نظریاتی یعنے علمی دوسرا جو کمیونزم کے اصل پیشواؤں نے اس تحریک کی کامیابی کے لئے عملی لائحۂ عمل تجویز کیا ہے۔ اور جو مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ ہر ذریعہ سے پرولتاریہ کو حکمران بنایا جائے۔ خواہ خون خرابہ تک ہی کیوں نہ نوبت پہونچے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان واضعین نے جبری انقلاب کو ہی سب سے بڑا کامیابی کا ذریعہ بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں جب تک جبر سے بورژوا یعنی سرمایہ دار طبقے کے ہاتھ سے عنان حکومت نہ چھینی جائے گی۔ اس وقت تک پرولتاریہ کی کامیابی ناممکن ہے۔

یہی جبری حکمت عملی لینن اور ٹراٹسکی نے اپنایا مگر دونوں میں یہ اختلاف پیدا ہوگیا تھا کہ ٹراٹسکی تمام دنیا کے مزدوروں کا بیک وقت انقلاب چاہتا تھا مگر لینن اسے فی الحال روس تک محدود رکھنا چاہتا تھا۔ اس کے خیال میں پہلے روس کو ایک مضبوط اشتراکی گڑھ بنایا جائے۔ اور بعد میں دنیا میں دلخواہ انقلاب کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ ٹراٹسکی کو شکست ہوئی اور وہ امریکہ بھاگ گیا۔ جہاں بعد میں اس کو قتل کرادیا گیا

سٹالن لینن کا نہایت وفادار جانشین ثابت ہوا۔ اس نے لینن کے نظریہ کا سختی کے ساتھ اتباع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روس بظاہر اشتراکیت کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا۔ اور جو کمیونسٹ لٹریچر اس عہد میں دوسرے ممالک میں پھیلایا گیا۔ اس میں روس کی عالیہ ترقیاں دکھا دکھا کر تمام ملکوں کے مزدوروں کو روس کو اشتراکی خوبیوں کے نہ صرف عملی نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ بلکہ انہیں اپنے ملک میں حکومت پر قبضہ کرنے کی جدوجہد میں پوری پوری حمایت کا بھی یقین دلایا جاتا ہے۔

اس طرح آج تمام ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیاں اگرچہ بظاہر اپنے اپنے ملک کے عوام کو اشتراکیت کی خوبیوں کے نظریاتی دلائل سے متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر اندرون پردہ وہ اپنے ملک کی بجائے روس کی وفاداری کا دم بھرتی رہیں۔

پہلے تو نوجوانوں کو اشتراکی آئیڈیالوجی کے نشہ سے مخمور کیا جاتا ہے۔ اور پھر روس کو اشتراکی نظریات کا عملی اور مثالی ملک پیش کرکے ان کو اپنے ملک میں انقلاب لانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اور انہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ روس ہر وقت ان کی امداد کے لئے پیش قدمی کرنے کو تیار ہے۔

لہذا اس وقت دنیا کے اکثر ملکوں میں جو کمیونزم کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اور ان میں جو کمیونسٹ کام کررہے ہیں۔ وہ محض روس کے ایجنٹ ہیں۔ اور روس اس طرح اپنی شہنشاہیت کو بہت تھوڑے خرچ پر تمام دنیا میں تقویت دے رہا ہے۔ ایک طرف تو وہ دوسرے ممالک مثلاً برطانیہ امریکہ وغیرہ کی طرح غیر ملکوں میں معاہدات کی بناء پر اپنا سرکاری پروپیگنڈا کرتا ہے۔ تو دوسری طرف اس علمی فریب سے غیر ملکوں کے عوام میں اپنا اثر و رسوخ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

جہاں تک کمیونزم کے عملی پہلو کا تعلق ہے۔ کسی ملک کو اس پر وجہ اعتراض نہیں ہونی چاہیئے۔ خواہ اشتراکی نظریہ صحیح ہے یا غلط علمی طور پر اس پر غور کرنے کا حق ہر انسان کو حاصل ہے اور اس کے حسن و قبح کی جانچ پڑتال کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ اس لئے ایسا اشتراکی لٹریچر جو خالص علمی حیثیت رکھتا ہو۔ نہ روس کی ملکیت ہے۔ اور نہ کسی اور ملک کی۔ بلکہ تمام دنیا کو اسے جانچنے کا حق ہے۔ پھر روس کو یہ حق معاہدات کی بناء پر حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی سرکاری ایجنسی کے ذریعہ اپنے ملک کی ترقیوں کو جو اشتراکیت کے اصولوں پر عمل کرکے اسنے کی ہیں دوسرے ملکوں کے باشندوں تک پہونچائے۔ مگر ہر غیر ملک کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ ایسا لٹریچر اپنے ملک میں نہ پھیلنے دے۔ جس میں عوام کو حکومت کا تختہ الٹنے کی تلقین کی گئی ہو۔ اور خاصکر ایسا لٹریچر جس میں انقلابیوں کو بوقت ضرورت روسی اعانت کی امید دلائی گئی ہو۔ کیونکہ کوئی حکومت اپنے ملک میں امن قائم نہیں رکھ سکتی۔ اگر وہ ملک میں ایسا لٹریچر پھیلنے کی اجازت دے۔ جو ملک میں بدامنی پیدا کرنے والا اور عوام کو قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسانے والا ہو۔ خاصکر جبکہ اسکے پیچھے روس جیسے طاقتور ملک کی اعانت کی دھمکی بھی کام کررہی ہو۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں بھی یہ آخری قسم کا قابل اعتراض لٹریچر خاصی کثرت کے ساتھ نوجوانوں میں تقسیم کیا جاتا رہا ہے۔ اور شائد اب بھی ہو رہا ہے۔ ہماری رائے میں تمام ایسا لٹریچر جس میں پرولتاریہ کو بالجبر برسر اقتدار لانے کی تلقین ہو۔ اور جس میں روس کی بروقت اعانت کا سبز باغ دکھایا گیا ہو۔ ہر ملک کی طرح پاکستان کی حکومت کا بھی فرض ہے کہ ایسے تمام لٹریچر کو ملک میں خاصکر نوجوانوں میں پھیلنے سے روکے۔ اور جہاں تک اشتراکیت کے تاریخی اور علمی پہلو کا تعلق ہے۔ اگرچہ اس پر سخت پابندیاں لگانے کی عام حالت میں ضرورت نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ مگر ایسی انقلابی تحریکوں کے تاریخی اور علمی حصہ کو عملی حصہ سے جدا کرنا عموماً مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ ایسے لٹریچر کی نگرانی کے لئے بھی خاطر خواہ انتظام کرے۔

اشتراکیت یا روسی شہنشاہیت کا یہ تو براہ راست حملہ ہے۔ جو دوسرے ملکوں میں بدنظمی پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے کر رہی ہے۔ اسلامی ملکوں میں چونکہ اشتراکی نظریہ اصولوں کا توڑ موجود ہے۔ اس لئے یہ بات اطمینان بخش ہے کہ محض علمی طور سے اشتراکیت ان ملکوں میں اثر و رسوخ پیدا کرنے میں اتنی کامیاب نہیں ہوسکتی جتنی کہ وہ غیر اسلامی ملکوں میں ہو رہی ہے یا ہوسکتی ہے۔ اس کے باوجود یہ امر اسلامی حکومتوں کے لئے نہایت اہم اور غور طلب ہے کہ خود اسلامی ممالک میں بعض تحریکیں اسلام کے نام پر پیدا ہوگئی ہیں۔ جو علمی لحاظ سے تو شائد اشتراکیت کی ضد ہیں۔ مگر عملی لحاظ سے انہوں نے بھی اشتراکیت کے جبری نظریہ کو اپنالیا ہے اور کامیابی کے لئے وہی جبری طریقے استعمال کرنے جائز سمجھتی ہے۔ جو اشتراکیت جیسی لادینی تحریک اختیار کرنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتی۔ عرب ممالک اور مصر میں اخوان المسلمین۔ ایران میں فدایان اسلام اور پاکستان میں اسلامی جماعت بالبداہت اسی قسم کی تحریکیں ہیں۔ جو اقتدار پر بالجبر قبضہ کرنا جائز سمجھتی ہیں۔

لطف یہ ہے کہ حالات سے مجبور ہو کر ان تمام تحریکوں نے اب اپنی اپنی حکومت کو دھوکہ دینے کے لئے بظاہر آئین پسندی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اور آئینی جدوجہد کے پردہ میں عوام میں اپنے حقیقی جبری نظریات کی اشاعت پورے زور سے تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ کررہی ہیں۔ حالانکہ ان کا تمام لٹریچر حکومتی اقتدار پر بالجبر قبضہ کرنے کی تلقین سے ملو ہے۔ چنانچہ ایک دو حوالے ملاحظہ ہوں۔

> اس غرض کے لئے وہ (اسلام) تمام ان طاقتوں سے کام لینا چاہتا ہے۔ جو انقلاب برپا کرنے کے لئے کارگر ہوسکتی ہیں ...... **"تلوار کے زور سے** پرانے ظالمانہ نظام کو بدل دینا۔ اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی **جہاد"** ہے۔ (جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۱۰۹۔ مصنفہ سید ابو الاعلےٰ مودودی)

> یہ پارٹی (اسلامی جماعت) وجود میں آتے ہی اپنے عقیدہ کی تکمیل کے لئے "جہاد" شروع کردیتی ہے۔ ...... منہ صفحہ ۲۱

> لہذا اس پارٹی (اسلامی جماعت) کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ (منہ صفحہ ۲۳)

> یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ غرض جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اس کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ (منہ صفحہ ۲۸)

ہم نے یہ مختصر حوالے صرف ایک رسالہ سے پیش کئے ہیں ورنہ اس جماعت کا تمام لٹریچر اس قسم کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ یہاں وہی جارحانہ اور جابرانہ طریق کار اپنایا گیا ہے۔ جو طریق کار اختیار کرنے کے لئے اشتراکیت کے داعی پرولتاریہ کو حکومتی اقتدار پر قبضہ کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اور عملاً روس اس کا مظاہرہ کررہا ہے۔

اگر اس پس منظر میں ہم ان بزرگوں کے ان بیانات کا مطالعہ کریں۔ جن میں ارباب حکومت کو للکارا جاتا ہے۔ کہ اگر حکومت نے عوام کے فلاں فلاں متفقہ مطالبات کو نہ مانا تو فلاں بات ہو جائے گی۔ تو آسانی سے ایسی تحریکوں کے مالہ و ماعلیہ کو سمجھا جاسکتا ہے۔

ضمناً ماہنامہ "فاران" جس کے مدیر ماہر القادری ہیں اور اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ایک تازہ حوالہ ملاحظہ ہو۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اولاد کی بہترین روحانی تربیت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

(۲)

آسمانی سے زمینی بننا

دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر مقدم کرنے سے آخرت کی زندگی کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی۔ اور نہ ہی ان کی کسی قسم کی نصرت ہوگی۔ اسلام یعنی فرمانبرداری ہی پسندیدہ طریق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند و مرغوب ہے۔ ہاں جو حد سے متجاوز ہوتا ہے۔ اور دنیا کی حیات کو ترجیح کے قابل جانتا ہے۔ لازماً ایسے کا ٹھکانا جہنم ہی ہے

بات یہ ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے ایسے عالم اور ایسی زیب و زینت بھری دنیا میں جگہ دی ہے۔ اور یہ اس سے وابستگی اور شیدائیت پیدا کر کے اپنے اخلاقی حصہ میں جو اعتدال اور دوستی کی شرط واجب ہے۔ اسے کھو کر بجائے آسمانی ہونے کے بالکل ہی زمینی ہو جاتا ہے۔ اور بجائے ترقی کے الٹا تنزلی کی طرف چلا جاتا ہے۔ بجائے ان اخلاق کے پیدا کرنے کے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے ہم شکل ہو کر افراط تفریط سے منزہ اور پاک ہو جاتے نمایاں طور سے ان میں ایسی افراط یا تفریط پائی جاتی ہے۔ جو مخلوق خدا کی تربیت میں نہایت ہی گڑبڑ پیدا کرنے کے علاوہ خالق حقیقی کی ناراضگی اور اسکی غیرت کو بھڑکانے کا موجب ہو کر رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی دنیوی نعمتیں انسان کو اگر اپنی محبت بھری آغوش میں لئے ہوئے ہیں۔ اور یہ یہاں اپنے ہمعصروں میں بدمزگی کی لہر پیدا کرنے سے باز نہیں آتا۔ تو ایسے ناہموار اخلاق والا انسان "اس مہذب سوسائٹی یعنی جنت میں جن کے اخلاق دوسروں کو آرام اور سکھ دینے کے بغیر اپنا اور کوئی دوسرا جذبہ ہی نہیں رکھتے) رہیگا تو کس حیثیت میں۔ کیا یہ ان کے سامنے اپنی حالت پر ناخوش نہ ہوگا۔ یقیناً اس کے لئے وہ جنت جنت نہ ہوگی۔ اور اس کا گذر اس حالت میں وہاں بالکل ہی ناممکن اور فی التحقیقت بالکل ہی محال ہے۔ ع

کند ہمجنس باہم جنس پرواز

اندریں حال کتنا ضروری ہوا کہ انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے سچی خوشی۔ حقیقی راحت اور دائمی سکھ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اپنے اخلاق میں وہی کمال پیدا کرے۔ جو رب العالمین کے اخلاق میں پایا جاتا ہے۔ تا اسی طرح اس کی دائمی زندگی میں کسی قسم کا ملال پیدا نہ ہو۔ اور اس کی زندگی کو اعلیٰ درجہ کی جنتی زندگی بنانے کے قابل ہو سکے۔

بد اخلاق انسان کا انجام

بھلا جس انسان میں بے حد غضب کا بھڑکتا ہوا شعلہ اپنی گرم لپٹیں نکال رہا ہو۔ اس کے ساتھی اور اس کے پاس والے کو ٹھنڈک نصیب ہو۔ تو کس طرح ایک حریص انسان کے اخلاق کی بے اعتدالی جو دوسرے کو محروم بنانے کے لئے سر توڑ کوشش میں ہو۔ کسی بے بس انسان کو خوش کرے۔ تو کس طرح علیٰ ہذا القیاس۔ انسان کے تمام رذیل اخلاق پر نظر ڈالتے جاؤ۔ اور پھر اس کے حق میں عدل و انصاف کا فیصلہ دیتے جاؤ۔ یہی فیصلہ ہوگا کہ بس۔ تم نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں کی۔ تم ان قدر دان ہستیوں کے زمرہ میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہو۔ جن کے شیوہ میں یوثرون علیٰ انفسھم ولو کان خصاصۃ کی خاص خصوصیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پائی جاتی ہے چونکہ تم دوسروں کو آگ لگانا ہی جانتے تھے۔ اس لئے تمہارا ٹھکانا آگ ہی ہو سکتا ہے۔ اور تم جہنم کے سوا اور کسی جگہ کے مستحق نہیں ہو۔

تربیت اولاد

اس صورت میں کس قدر ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی اولاد کی درستی کی فکر جتنی زیادہ ہو سکتی ہو۔ ہمدرد وفادار اور رحیم بن کر کریں۔ چند روزہ زندگی کے لئے ان سے سر توڑ کوشش کرانا ان کے لئے محض دنیاداری ہی کی سکیم تجویز کرنا اور ایک مردار چیز کی ہوس میں ان کی ساری زندگی برباد کر دینا جبکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہی دائمی راحت اور سکھ کا موجب ہو سکتا تھا۔ کہاں کی ہمدردی۔ کہاں کی وفا اور کہاں کا رحم ہے۔ سچا خیر خواہ حقیقی ہمدرد۔ نہایت ہی مہربان وہی والد ہے۔ جو اپنی اولاد کے لئے ان کے دائمی گھر کی درستی کی فکر کرتا ہے۔ اور ان میں وہی پسندیدہ افعال اور اخلاق پیدا کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا (خدا تعالیٰ کے اپنے اسماء حسنیٰ کے مطابق مخلوقات کی ربوبیت کے متعلق کام کرنے سے کامل یگانگت اور کامل اتحاد اس ہستی سے پیدا کر کے) حاصل کر لیتے ہیں۔ جس کے لئے انسان کے وجود میں ایک خاص قسم کی خصوصیت رکھ دی گئی ہے۔

اولاد کو کہاں رکھا جائے

پس اپنی اولاد کو ایسی جگہ رکھنی چاہیئے۔ جہاں قرآن شریف کے بتلائے ہوئے اخلاق فاضلہ عبور کرایا جاتا ہو۔ یا جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے مطالعہ کے لئے دنیاوی تعلیم کے اوقات کے ساتھ ہی کچھ کچھ اوقات رکھ دیئے گئے ہوں۔ تا ایک نیتجہ دو کاج کے مطابق دین اور دنیا ہر دو کی اصلاح کر سکیں۔ اور اس طرح دین و دنیا کی حسنات سے متمتع ہو کر ایسے اعلیٰ درجہ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ جن کے بغیر نہ تو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہی اتحاد کامل ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی مخلوق کی حسب عمدہ طریق سے تربیت کی جا سکتی ہے تربیت ہو سکتی ہے۔ یہ تو مسلم امر ہے۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کے صفات کا صحیح مطالعہ نہ ہو۔ اس کی ذات کے لئے بصیرت کی آنکھ اچھی طرح وا نہ ہو۔ تب تک اصل نیکی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب تک دنیا کی حرص و آز۔ اس کی زیب و زینت اس کے ابتداء و انجام سے انسان کی آنکھ الگ کر نیکی کے لئے ویسا ہی بے لوث تقدس اختیار نہ کرے گی۔ جو خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے اپنے تطہر اور تقدس اور بے غرض احسان کو مدنظر رکھتے ہوئے کرتا ہے۔ تب تک احسان و نیکی کا وہ مرتبہ جو اس کی مخلوقات کے لئے ہر طرح نافع اور مفید ہو سکتا ہے۔ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس صفت کو پیدا کرنے کے لئے کتنا ضروری ہے۔ کہ بچوں پر رحم کیا جائے۔

خوب یاد رہے دنیا اور دین کے مسلک الگ الگ ہیں۔ جن دلوں پر دنیا کی محبت کی آگ غلبہ کر لیتی ہے۔ پھر وہاں دین کے متعلق نہایت کمزوری واقعہ ہو کر دینی اخلاق پر ایسی مردنی اور افسردگی چھا جاتی ہے۔ کہ ان کا اعلیٰ درجہ کی نیکی یا اعلیٰ درجہ کا احسان کرنا بالکل ہی ناممکن اور محال ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں دین کو دنیا پر مقدم کیا جاتا ہو۔ جہاں رات دن اسی فکر اور اسی دھن میں بسر ہوتی ہو۔ وہاں اپنے بچوں کو رکھا جائے۔ تا قرآن شریف کے الفاظ کے بار بار کان میں پڑنے سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے وہ محروم نہ رہیں۔ اور ان میں وہی اخلاق فاضلہ پیدا ہو سکیں۔ جن سے وہ اپنے خلق کی انتہائی غرض کو بخوبی پورا کرنے کے قابل ہو کر خدا تعالیٰ کی دائمی رضامندی حاصل کر سکیں۔

تولیت حقہ کیا ہے

کوئی والد یا کوئی جائز ولی یہ نہ خیال کرے۔ کہ لڑکے کو کچھ ہنر سکھا دینا یا اس کو روزگار کے قابل بنا دینا ہی وہ تولیت حقہ ہے۔ جس سے لڑکے کے متعلق سبکدوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ یعنی تم سب کے سب محافظ و نگران ہو اور تم سب کے سب اپنی اپنی رعیت کی بابت سوال کئے جاؤ گے۔ کے مطابق والد ضرور اپنے بچے کی تربیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

پس نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم آنکھیں کھول کر ان امانتوں کی حفاظت کریں۔ جو بالکل معصوم اور قابل رحم ہستیاں ہمارے سپرد ہوتی ہیں۔ اور ان کی بہتری اور فلاح۔ تباہی اور بربادی کا مدار ہمارے ہی وجود یا عدم وجود سے وابستہ اور متعلق ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اے ایمان والو۔ اپنے نفسوں کو بھی آگ سے بچاؤ۔ اور اپنے اہل کو بھی۔ یہ کافی سے زیادہ تنبیہہ ہے۔ جو ہمیں بیدار کرنے کے لئے سنائی گئی ہے۔ اب رہا ہمارا اس پر عمل یا ہمارا تفقہ۔ سو اس کے لئے دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کے لئے حقیقی درد حقیقی وفا اور حقیقی رحم عطا فرمائے۔ تا وہ بھی بالآخر برباد نہ ہوں۔ اور ہمیں بھی اس بارے میں گرفت کا خطرہ نہ رہے۔

تعمیر مساجد بیرون کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے تعمیر مساجد کی تحریک میں حصہ لیں۔ (۱) ملازمین۔ احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) **زمیندار احباب:**۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) **مزارع:**۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) **بڑے تاجران:**۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجران۔ ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) **مستری لوہار:**۔ مزدور ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) **وکلاء ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان:**۔ گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) **کنٹریکٹر صاحبان:**۔ ایک سال کے ٹھیکوں کا جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا فرمائیں۔

(۸) **مختلف خوشی کی تقاریب پر:**۔ مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

نوٹ:۔ تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں۔ کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں۔ (وکیل المال)

مکہ معظمہ ـــــ عظمت اسلام کا منبع

(از منظور احمد صاحب اختر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو ریگستان عرب کے ایک لق و دق حصے میں چھوڑ کر چلنے لگے۔ تو حضرت ہاجرہ جدائی کے غم کو ناقابل برداشت خیال کرتے ہوئے مجبور ہو گئیں۔ اور دریافت کیا "ابراہیم! آپ ہمیں یہاں بے یار و مددگار چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں"۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جذبات کی شدت کے باعث کچھ جواب نہ دے سکے تو دوبارہ حضرت ہاجرہ نے اپنا سوال دہرایا زبان سے بولنے کا چارہ نہیں تھا۔ محبت کا ایک سمندر دل میں موجیں مار رہا تھا۔ صورت حالی کو زیادہ دیر دیکھ نہ سکے۔ انگلی اٹھا کر خدا کی طرف اشارہ کیا اور واپس چل دیئے۔

آہ! عام نظر میں شاید اس چیز کی عظمت کا احساس نہ ہو سکے۔ الفاظ بھی ان طوفانوں کی شدت بیان نہ کر سکیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کے دل میں پیدا ہو رہے ہوں گے۔ ایک جلیل القدر باپ اپنے عظیم المرتبت فرزند اور نیک سیرت بیوی کو بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑ کر چل دیتا ہے۔ جہاں انسان تو کجا کوئی پرندہ بھی دم نہ مار سکتا ہو۔ جہاں میلوں میل تک کسی آبادی کسی چشمے یا کسی خوراک کے سہارے کا نشان تک نہ ملتا ہو ایسی جگہ پر ایک معصوم جان کو صرف اور صرف خدا کے سہارے پر چھوڑ دینا۔ واقعی ایسے شخص کا مقام نبوت سے کم نہیں ہو سکتا تھا۔

حضرت ہاجرہ نے یہ اشارہ دیکھا تو دل کو اطمینان حاصل ہوا۔ اور فرمایا کہ پھر آپ جائیے خدا ہماری خود حفاظت کرے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کی ایک تھیلی کب تک ساتھ دے سکتے وہ ختم ہوئے تو آئندہ کے لئے خوراک کا کوئی امکان نہ تھا۔ حضرت ہاجرہ خود تو بھوک اور پیاس کو صبر سے برداشت کر رہی تھیں۔ لیکن معصوم اسمٰعیل سے پیاس زیادہ دیر تک برداشت نہ ہو سکی حضرت ہاجرہ نے اسمٰعیل کو زمین پر لٹا دیا۔ اور پانی کی ادھر ادھر تلاش شروع کر دی پاس ہی صفا اور مروا کی دو پہاڑیاں تھیں حضرت ہاجرہ نے ان کا چپہ چپہ چھان مارا تاکہ اگر وہاں نہیں تو [illegible] دور سے کسی قافلے کے نشان ہی مل [illegible]۔ لیکن پانی وہاں ہوتا تو ملتا۔ اور بے آب و گیاہ جگہ سے کسی قافلے کے گذرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ادھر اسمٰعیل کی بیقراری پیاس کی شدت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی تھی۔ حضرت ہاجرہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے ساتھ بیسود چکر لگائے۔ یہاں تک کہ آسمان سے آواز آئی۔

"اے ہاجرہ! جا! ہم نے تیرے لخت جگر کی پیاس بجھانے کا سامان کر دیا ہے۔"

حضرت ہاجرہ بھاگتی ہوئی اسمٰعیل کے پاس پہنچیں اور دیکھا کہ اسی جگہ جہاں اسمٰعیل پیاس کی شدت سے بے چین ہو رہے تھے اسی جگہ سے پانی کا چشمہ رواں ہے۔۔۔۔۔ یہ چشمہ آج بھی اسی طرح بہتا ہے اور اس کا نام زم زم ہے۔ زم زم صرف ایک چشمہ نہیں۔ بلکہ اس خدا کی خدائی کا مظہر ہے جس کے وجود کو تسلیم کرنا دنیا کے کئی حصوں میں جہالت تصور کیا جاتا ہے۔ دنیا میں کئی چشمے ہیں کشمیر کے چشمے تو لوگوں کو دنیا کے کونے کونے سے کھینچ کر اپنی طرف لے آتے ہیں۔ لیکن زمزم کی حیثیت ان سب سے جدا ہے۔ زمزم کو پیدا کر کے خدا نے دنیا سے اپنی قدرت منوائی ہے اور زم زم کے بہتے ہوئے رہتی دنیا تک ابراہیم کی اولاد خدا سے منکر نہیں ہو سکتی

غرض حضرت ہاجرہ نے اسمٰعیل کو بھی پانی پلایا اور اپنی۔۔۔۔ پیاس بھی بجھائی۔ زمزم تو ایک مادی چشمہ تھا۔ ایک اس سے بھی بڑا روحانی چشمہ ہاجرہ کے دل میں جاری ہو گیا۔ جس نے ہاجرہ کو زم زم کے پانی [illegible] خدا کا چہرہ دکھا دیا۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ چشمے کے لالچ تجارتی قافلوں نے بھی وہاں ٹھہرنا شروع کر [illegible] اور وہ جگہ آہستہ آہستہ اہمیت اختیار کر [illegible] اور وہاں جو شہر آباد ہوا وہ مکہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔

مکہ کی زمین ازل سے ہی مقدس تھی۔ بت پرست انسانیت اس کی عظمت اور تقدس کو بھلا چکی تھی خدا اس کی عظمت کو واپس لانا چاہتا تھا۔ اور اسے از سر نو [illegible] کرنا چاہتا تھا۔ مکے کی عظمت کے احیاء جدید کی بنیاد حضرت اسمٰعیل کے خون جگر سے رکھی جا رہی تھی۔ خدا کا مقصد صرف ایک شہر ہی آباد کرنا ہوتا تو یہ بھی اتنا عظیم کام نہ تھا۔ جس کی مثال دنیا میں نہ مل سکتی ہو۔ بلکہ مکہ کی آبادی سے خدا اس میں ایک ایسا گھر تعمیر کرنا چاہتا تھا جو ابد تک دنیا کا مرکز رہے۔ اور جس کی حرمت کو کوئی متزلزل نہ کر سکے۔

وہ جگہ جہاں کسی وقت اسمٰعیل پیاس کی شدت میں بلبلا رہے تھے۔ وہاں ایک ایسی بستی کی بنیادیں ڈالی جا رہی تھیں جس نے بستیوں کی ماں بننا تھا۔ مکہ جو اسلام کی عظمت کا منبع ہے۔ اس کے متعلق خدا کا یہ فرمان کہ۔

"ھذا البلد امین"

کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ صرف دعوے ہی نہ تھے۔ اور خانہ کعبہ کے متعلق یہ فرمان کہ قیامت تک اس گھر کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا آج چار ہزار سال گذرنے کے بعد بھی لفظ بہ لفظ صحیح ہے اس چار ہزار سال کے عرصے میں مکہ کی عظمت کو ختم کرنے کے لئے کئی ہاتھ اٹھے۔ بہتوں نے خانہ کعبہ کو گرانے کی بھی کوشش کی۔ اور اسلام کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش بھی۔ لیکن مکہ ـــ جو مسلمانان عالم کی نگاہوں کا مرکز ـــ ان کے دلوں کا ولولہ اور ان کی امنگوں کا سہارا تھا۔ طوفانوں کے شور و غل کے درمیان چٹان کی طرح تن تنہا کھڑا رہا۔ اور اس کی حرمت کو ختم کرنے کے لئے اٹھنے والا ہر ہاتھ خائب و خاسر ہو کر گرا

اس میں شک نہیں کہ مکہ کے اندر تعمیر ہونے والے خانہ خدا میں کبھی ۳۶۰ بتوں کی [illegible] کی پرستش ہوتی تھی۔ اور خدائے واحد کی بجائے وہاں پتھر کے مجسموں کے آگے سر جھکائے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ بات کہ مکہ ہمیشہ سے ہی عرب کا مذہبی مرکز خیال کیا جاتا رہا ہے۔ کبھی جھٹلائی نہیں جا سکتی۔

وقت گذرتا گیا اور مکہ کی عظمت بڑھتی ہی گئی۔ کون نہیں جانتا کہ جب ابرہہ نے مکہ کا یہ مقام چھیننا چاہا۔ تو اس کے ساتھ کیا بیتی۔ اور اس کے لشکر کا کیا حال ہوا۔ جب ابرہہ کا لشکر مکہ سے کچھ فاصلہ پر ایک رات آرام کرنے کے لئے ٹھہرا۔ تو عبدالمطلب جو کہ مکہ کے رئیس کی حیثیت میں ابرہہ کے پاس گئے۔ تو ابرہہ نے کہا۔ کہ اے عبدالمطلب اگر تم خانہ کعبہ کو خود ہمارے حوالے کر دو تو بہتر ورنہ ہم خانہ کعبہ کے ساتھ مکہ کو بھی تباہ کر دیں گے۔ لیکن عبدالمطلب نے جواب دیا۔ کہ وہ میرے تین سو اونٹ جو تمہاری فوج نے پکڑ لئے ہیں وہ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ خانہ کعبہ خدا کا ہے وہ جانے اور آپ۔ میں کوئی مزاحمت نہیں کروں گا۔ چنانچہ ابرہہ کے لشکر سے خائف ہو کر مکہ کے لوگ ارد گرد کی پہاڑیوں پر چلے گئے۔ خانہ کعبہ کی حفاظت کے متعلق خدا کے وعدہ کی روایتیں ان کو یاد تھی۔ اور اس وعدے کے ایفا کا وقت آپہنچا تھا۔

ابرہہ کا لشکر اٹھا۔ لیکن ابھی چند قدم بھی نہ چلا تھا۔ کہ تباہی اور بربادی نے آگھیرا۔ وہ ہاتھی جو ابرہہ اس مقصد کے لئے ساتھ لایا تھا۔ کہ ان کے ذریعے خانہ کعبہ کے ستونوں کو گرایا جائے۔ وہ اسی کے لشکر کو روندکر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ سب سے بڑا ہاتھی جو لشکر کے سب سے آگے تھا اس نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ اور جو حال بڑے بڑے کرار جرنیلوں کا ہوا۔ وہ بھی کچھ کم ذلت آمیز نہیں۔ مہینوں تک لشکر کے سپاہیوں کی لاشوں کو گدھیں اور کتے گھسیٹتے پھرے۔ اور ان کی لاشوں کو دفن کرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اور ایسے شاندار طریق پر پورا کیا۔ کہ تاریخ کے اوراق پر ایک امٹ یاد رہ گئی

ابرہہ کا مکہ پر حملہ آور ہونے کا مقصد۔ صرف ایک شہر کی تباہی نہ تھا۔ بلکہ وہ اسی خدائی وعدے کو جھٹلانے آیا تھا جو مدت سے اس کی حرمت کے متعلق تھا۔ ابرہہ اسی گھر کو تباہ کرنے آیا تھا۔ جو عرب کی نگاہوں کا مرکز تھا۔ یہ اور بات ہے کہ مکہ کی بربادی سے عرب کی قومی وحدت کا شیرازہ بکھرنا بھی طبعی امر تھا۔ لیکن خدا کی تقدیر کے مقابلے میں انسان کی تدبیر ہیچ ہے۔ وہ مکہ جس نے آئندہ۔۔۔۔۔ چل کر۔ اسلامیان عالم کی عظمت و وحدت کی بنیاد بننا تھا۔ اسے ایک متکبر کے ہاتھوں کیسے تباہ ہونے دیا جاتا۔ ایک ابرہہ کیا اس جیسے سینکڑوں ابرہہ مل کر خانہ کعبہ کی ایک اینٹ بھی نہیں اکھاڑ سکتے تھے۔

وقت گذر گیا۔ اور زمانے نے دیکھ لیا۔ کہ کعبہ کی حفاظت کس طرح خدا نے کی۔ اور مکہ کے امن کو کیسے برقرار رکھا۔ اس [illegible] کو صدیاں گذر گئیں۔ اور دنیا کی اکثریت اس کو بھول چکی ہو گی۔ لیکن خدا اپنا وعدہ نہیں بھولا مکہ کی حرمت اسی طرح قائم ہے۔ خانہ کعبہ جوں کا توں ظلمتوں کے درمیان نور کے مینار کی طرح کھڑا ہے۔ اور ہر سال لاکھوں انسان کعبہ کی محبت کا دم بھرتے ہوئے دنیا کے کونے کونے سے یہاں آپہنچتے ہیں۔ اور خدائے واحد کی تحمید و تسبیح کرتے ہیں۔ مکہ جس کے شیرازے کو منتشر بار بکھیرنے کی ناکام کوشش کی گئی آج بھی پہلے سے زیادہ آب و تاب کے ساتھ سینۂ دہر پر قائم ہے۔ اور قائم رہے گا فتدبروا یا اولی الابصار

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری ۳۱ ۔ ۵ ۔ ۶ تک دی جاتی ہے ۔ احباب نوٹ فرمالیں ۔

چک ۹ اگ ب ٹرانگ گڑھ براستہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور

چوہدری مہر دین خانصاحب = پریذیڈنٹ
" بابو بشارت علی صاحب = { سیکرٹری مال / سیکرٹری وصایا
چوہدری احمد دین صاحب = سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ
بی ۔ اے نشر و اشاعت آڈیٹر
چوہدری ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب = سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
" احمد خان صاحب = جنرل سیکرٹری و سیکرٹری ضیافت
" نعمت خان صاحب = سیکرٹری تعلیم و تربیت
" عبد المجید خان صاحب = محاسب

کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ

چوہدری فیروز محمد خان صاحب = پریذیڈنٹ
میاں اللہ بخش صاحب = سیکرٹری مال

چک ۱۶ جھنگ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

چوہدری حاکم علی صاحب = پریذیڈنٹ
ماسٹر اللہ رکھا صاحب = سیکرٹری مال

بھینی خدابخش چک ۵ ضلع ملتان

چوہدری خدابخش صاحب = پریذیڈنٹ و امین
" محمود الحق صاحب = سیکرٹری مال و محاسب

دھنہ ساہو چاہ چوہدری نذیر احمد والا ضلع ملتان

چوہدری نذیر احمد صاحب = پریذیڈنٹ و امین
" لطیف احمد صاحب = سیکرٹری مال و محاسب

چک ۱۱/R.B بھینی یانوالہ ضلع لائلپور

چوہدری کریم داد صاحب = پریذیڈنٹ
" الٰہ داد احمد صاحب = { سیکرٹری مال و محاسب / سیکرٹری تعلیم و تربیت

چک ۹۱/10R محمود آباد ضلع ملتان

چوہدری سراج الدین صاحب = پریذیڈنٹ ۔ امین
سیکرٹری تبلیغ
چوہدری علی محمد صاحب = جنرل سیکرٹری
و نائب پریذیڈنٹ
چوہدری اکبر علی صاحب = سیکرٹری مال و محاسب
و سیکرٹری تعلیم و تربیت
چوہدری خادم حسین صاحب = سیکرٹری امور عامہ

عارف والا ضلع منٹگمری

چوہدری عزیز احمد صاحب لفٹیننٹ = پریذیڈنٹ ۔ سیکرٹری تبلیغ
ماسٹر چراغ دین صاحب = سیکرٹری مال

(ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل المصلح کراچی ۱۱۲ مورخہ ۳۲ ہش امیری طرف سے تقرر امراء کے عنوان کے ماتحت جماعت احمدیہ لاہور کے دو امیروں کے لئے اعلان شائع ہوا ہے ۔ دراصل وہاں ایک ہی امیر چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا تقرر حضور نے منظور فرمایا ہے ۔ اور لاہور شہر کو دو حلقوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرا نائب بھی مقرر کرنا مقصود تھا ۔ ہدایت موصولہ میں لفظ نائب سہواً رہ گیا ہے ۔ جس سے غلط فہمی پیدا ہو گئی ۔ اس غلطی کا ازالہ کیا جا چکا ہے ۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے ۔

(ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

اعلان

روزنامہ المصلح میں جماعتوں کے لئے وقتاً فوقتاً اعلانات شائع ہوتے رہتے ہیں ۔ ان کی تعمیل میں باقاعدگی ملاحظہ نہیں ہوتی ۔ یا شاید بعض جماعتیں المصلح اخبار منگاتی ہی نہیں ۔ لہٰذا سیکرٹریان امور عامہ نظارت ہذا کو ۳۳/۵ ۔ ۱۵ تک مطلع کر دیں ۔ کہ ان کی جماعت مقامی چندہ سے اخبار منگاتی ہے ۔ یا نہیں ۔

اگر اخبار نہیں منگوایا جاتا ۔ تو اس کی تحریک کر کے اخبار جاری کرا لیا جائے ۔ اور مرکز میں اطلاع بھجوائی جائے ۔ (نائب ناظر امور عامہ)

اعلان برائے ایجنٹ اخبارات

جن دوستوں نے اخباروں کی ایجنسیاں رکھی ہوئی ہیں ۔ وہ اپنے اپنے اخباروں کی تفصیل سے نظارت ہذا کو ۳۳/۹ ۔ ۱۵ تک مطلع فرمائیں ۔ علاوہ ازیں جو احباب ہر قسم کی اخباروں کی ایجنسیاں لینا چاہیں ۔ مذکورہ بالا تاریخ تک نظارت ہذا کو آگاہ کریں ۔ کہ کس کس جگہ پر اخبار کی کتنی تعداد کی ایجنسی وہ لینا چاہتے ہیں ۔

(نائب ناظر امور عامہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب خرید فرمائیں

احباب کو معلوم ہے ۔ کہ اس وقت کاغذ نہایت درجہ گراں ہو چکا ہے ۔ اور اس کی قیمت تین چار گنا بڑھ چکی ہے ۔ ہم نے ہجرت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی متعدد کتب شائع کی ہیں ۔ اور گرانی کے ان ایام میں بھی کتب کی قیمت میں زیادتی نہیں کی ۔ بلکہ پہلے جتنی ہی ہے ۔ احباب کا فرض ہے ۔ کہ وہ اپنے قومی ادارہ سے کتب خرید کر اس کی امداد فرمائیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب کا پڑھنا ہر احمدی کا فرض ہے ۔

(انچارج صیغہ تالیف و تصنیف ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد

یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے ۔ اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں ۔ انہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں ۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں ۔ جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے ۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریقہ یہی ہے ۔ کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے ۔ اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں ۔ مگر ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں ۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو ۔

نوٹ :۔ فرسٹ ایئر ۔ ایف ۔ اے ۔ ایف ۔ ایس ۔ سی ۔ نان میڈیکل و میڈیکل ۔ نیز تھرڈ ایئر بی ۔ اے ۔ بی ایس سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا ۔ تھرڈ ایئر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے ۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں ۔ جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے ۔ تفاصیل کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیے ۔ (پرنسپل)

سیکرٹریان تعلیم و تربیت رپورٹ بھجوائیں

جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی خدمت میں درخواست ہے ۔ کہ وہ جماعتوں میں اپنے متعلقہ کام کو باقاعدگی سے کریں ۔ اور ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں ضرور بھجوا دیا کریں ۔ اگر کسی جماعت میں رپورٹ فارم نہ ہوں ۔ تو نظارت ہذا سے منگوا لیں ۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں کچھ مالی مشکلات میں مبتلا ہے ۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے ۔ کہ میری مالی تنگی کے دفع ہونے نیز خاکسار کے بچوں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ۔ (خواجہ محمد احمد مسلم شراکت جڑانوالہ)

نفع مند کام

جو دوست نفع مند تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہیں وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں ۔

(عزیز اللہ عفی عنہ ناظر بیت المال)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

۲۳ - ۲۴ - ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء

ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کے لئے بعض ضروری امور معین تاریخوں کے اندر اندر طلب کئے گئے ہیں۔ ان امور کے متعلق انہی تاریخوں تک دفتر مرکزیہ میں اطلاع آجانی ضروری ہے۔ ان کی تفصیل دوبارہ درج کی جاتی ہے۔

(۲) نمائندگان شوریٰ کے انتخاب کی اطلاع ۳۰ ستمبر " "

(۳) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کی اطلاع ۳۰ ستمبر " "

(۵) اپنی مجلس کے کام کی رپورٹ اجتماع میں پیش کرنی ہوگی رپورٹ تیار کر کے اس کی ایک نقل مرکز میں بھجوائیں ۳۰ ستمبر " "

(۶) اجتماع کے سلسلہ میں سب سے اہم بات اجتماع کے چندہ کی وصولی ہے۔ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ قائدین اس بارہ میں خاص کوشش کریں۔ اور چندہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ

فرسٹ ایر ایف اے، ایف ایس سی (نان میڈیکل و میڈیکل) تھرڈ ایر بی اے بی ایس سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تھرڈ ایر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہوگا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن پرنسپل

ایک باموقعہ قطعہ اراضی فروخت ہو رہا ہے

موضع کا کشالی بیرون سرکی دروازہ پشاور شہر میں بیس کنال یعنی ۱۰۸۸۰۰ مربع فٹ رقبہ جو بر لب سڑک واقعہ ہے قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ دکانات رہائشی مکانات و بنگلہ جات کی تعمیر کے لئے نہایت موزوں ہے۔ باوجود بہت باموقعہ اور قیمتی ہونے کے رعایتی شرح پر فروخت کیا جائے گا۔ یہ رقبہ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت و مقبوضہ ہے۔ اخراجات رجسٹری وغیرہ بذمہ خریدار ہوں گے۔ قیمت یکمشت لی جائے گی۔

اراضی کو موقعہ پر دیکھنے اور تفصیلات وغیرہ معلوم کرنے کے لئے جو صاحب خواہشمند ہوں۔ وہ مکرم جناب مرزا عبد المجید صاحب پنشنر ڈی ایس پی محلہ ڈگری شہر پشاور سے ملیں۔ قیمت کا آخری فیصلہ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔ المرقوم ۵ جولائی ۱۹۵۳ء

المشتہر: شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۸/۸/۵۳ کو عزیزم ناصر احمد ولد چوہدری محمود احمد صاحب احمدی ساکنہ موضع مچیانہ کا نکاح عزیزہ نذیر بیگم بنت چوہدری امیر خان صاحب احمدی ساکنہ ڈیونہ سے بعوض مبلغ ۲۵۰ روپے حق مہر قرار پایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس نکاح کو جانبین کے لئے اور اسلام کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین برکت علی خان برمی

درخواست ہائے دعاء

مکرم مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی (سابق فروٹ سپیشلسٹ) آف میانی ضلع سرگودھا بدستور بیمار چلے جا رہے ہیں۔ کمزوری اور بے چینی میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ احباب ان کے لئے دعا جاری رکھیں۔ اسی طرح خاکسار بھی ابھی تک بیمار اور کمزور ہے۔ بزرگوں اور دوستوں سے خاص طور پر دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار سید سعید خالد کراچی۔

بخشی حکومت کا تختہ الٹ جائیگا؟ وادی میں بے چینی اور ہراس

بمبئی ۲۸ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال ابھی تک خراب ہے اور ہر وقت بخشی حکومت کا تختہ الٹ جانے کا امکان موجود ہے۔ چنانچہ اس خطرہ کا اظہار اخبار بلٹز بمبئی کے نمائندے نے کیا ہے۔ اخبار نے اپنی تازہ اشاعت میں اس سرخی سے کہ — مصدق کشمیر میں — ایک خبر سری نگر کے حوالے سے چھاپی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس بات سے سری نگر میں بے چینی اور بدحواسی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ چند غیر ملکی ایجنٹ جو اپنے مقاصد میں ناکام ہو کر مایوس ہو گئے ہیں۔ اور اب تک آزادانہ وادی میں نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ اس بات کی کوشش کریں۔ کہ مصدق کے ڈرامہ کا کشمیر میں بھی اعادہ ہو۔ اور بخشی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔

پاکستان اور جاپان کے تجارتی معاہدے پر عمل نہیں ہوگا

کراچی ۲۸ اگست باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کے تحت جاپان نے ۶۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کی مشینری قرضے کی صورت میں دینے کا جو معاہدہ کیا تھا۔ وہ اب ناقابل عمل ہو گیا ہے کیونکہ جاپان کے برآمد کنندگان نے برآمدی مشینوں کی قیمتیں ۳۰ فی صد تک بڑھا دی ہیں۔ حکومت نے جن لوگوں کو لائسنس جاری کئے تھے۔ وہ جاپانی فرموں کی سابقہ قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے مشینری کی سپلائی کے معاہدے نہیں کر سکے۔ جاپانی فرموں کا کہنا ہے۔ کہ انہیں پاکستانی بنک یقین دلائیں کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔

محمد علی جنیوا پہنچ گئے

جنیوا ۲۹ اگست۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر محمد علی آج بذریعہ طیارہ کراچی سے یہاں پہنچے۔ آپ نے کہا۔ کہ وہ عالمی بینک کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے واشنگٹن جانے سے پہلے دو روز کے لئے یہاں ٹھہریں گے۔

۹ اور الیکٹرک ڈیزل انجن کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۸ اگست۔ امریکہ سے چوڑی پٹڑی کے ۹ ڈیزل الیکٹرک انجن کراچی پہنچ گئے ہیں۔ انہیں کراچی اور لاہور کے درمیان میل اور ایکسپریس مسافر گاڑیاں چلانے کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ ان میں سے ہر انجن ۱۶ سو ہارس پاور کا ہے۔ اور حکومت پاکستان نے ان کی قیمت سات لاکھ روپیہ ادا کی ہے۔ اس قسم کے ۲۳ انجن پہلے آچکے ہیں۔

مسٹر کرسٹوفر میہیو کراچی آئیں گے

لنڈن ۲۸ اگست۔ مسٹر کرسٹوفر میہیو سابق نائب وزیر امور خارجہ برطانیہ (لیبر ممبر) برطانوی ٹیلی ویژن پر عالمی مذاہب کا تحقیقاتی سلسلہ شروع کرنے والے ہیں۔ آپ یہودی۔ مسلم۔ پارسی۔ ہندو۔ جینی۔ بدھسٹ اور عیسائی علماء سے ملنے کے لئے لاہور۔ کراچی۔ یروشلم دہلی۔ کلکتہ اور رنگون جائیں گے۔ ۹ ستمبر کو آپ کراچی پہنچ جائیں گے۔

پٹنہ ۲۸ اگست۔ دریائے گنگا۔ دریائے سون اور پون پون میں طغیانی کے باعث پٹنہ کا شہر چاروں طرف سے پانی میں گھر گیا ہے۔ اور اس طرح شہر کے لئے ایک زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

سرکاری ملازمین کے لئے لازمی بچت کی اسکیم

کراچی ۲۸ اگست۔ وزارت مالیات نے سرکاری ملازمین کے لئے لازمی بچت کی اسکیم پر فوری عملدرآمد کا حکم دیدیا ہے۔ چنانچہ اب یکم اکتوبر کو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے کچھ رقم کاٹ لی جائیگی۔ پانچ سو روپے تک تنخواہ پانے والے ملازمین سے ایک آنہ روپیہ فی ماہ اور ایک ہزار روپے یا اس سے زائد تنخواہ پانے والوں سے ۲ آنے فی روپیہ فی ماہ وصول کئے جائیں گے۔ درجہ چہارم کے ملازمین سے ایک روپیہ ماہوار لیا جائیگا۔ بچت کے لئے یہ کم سے کم نرخ مقرر کئے گئے ہیں۔

امریکہ و برطانیہ مراکش کی مخالفت کریں گے

بین الاقوامی امن کو خطرہ لاحق ہو گیا

نیویارک ۲۸ اگست۔ برطانیہ اور امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سلامتی کونسل میں مراکش کے سوال کو عرب ایشیائی ممالک کے مطالبہ پر ایجنڈا میں شامل کرنے کے خلاف ووٹ دیا جائیگا۔ اس گروپ نے بین الاقوامی امن کو خطرہ لاحق سمجھ کر فوری اجلاس طلب کیا ہے۔

پاکستان کی ریزر بلیڈ کی پہلی فیکٹری

حیدرآباد ۲۸ اگست۔ پاکستان کی پہلی ریزر بلیڈ کی فیکٹری کے جنرل منیجر آغا رضا علی نے اعلان کیا ہے۔ کہ فیکٹری جنوری ۱۹۵۴ء تک کام شروع کر دیگی۔

روم میں ایرانی نمائندہ پناہ کا طالب

روم ۲۹ اگست۔ یہاں ایرانی سفارت خانہ کے ناظم امور نظام خارج نوری نے جنہیں تہران واپس بلایا گیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اطالیہ میں پناہ لینے کی کوشش کی ہے۔ جب شاہ روم گئے تھے۔ تو نوری ان سے کسی تفریح گاہ میں چلے گئے تھے۔ جب شاہ ایران واپس گئے۔ تو نوری کو واپس بلایا گیا لیکن انہوں نے اطالوی حکام سے ملک میں قیام کرنے کی اجازت مانگی ہے۔

خوش آمدید حاجی نجیب

قاہرہ ۲۹ اگست۔ صدر جمہوریہ مصر جنرل نجیب مکہ معظمہ سے حج کے بعد بذریعہ طیارہ واپس آگئے۔ المازہ ہوائی مستقر پر ایک بہت بڑے ہجوم نے "خوش آمدید حاجی نجیب" کے نعرے لگائے۔ اور ان کا استقبال کیا۔ نائب وزیر اعظم جمال عبد الناصر نے ان کا خیر مقدم کیا۔

مشرقی بنگال میں اُردو کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن کی تحریک

ڈھاکہ ۲۸ اگست: مشرقی پاکستان کی جناح عوامی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری شیخ مجیب الرحمن نے دھمکی دی ہے کہ اگر مسلم لیگی حکومت نے صوبوں کے اسکولوں میں اُردو کی "جبری تعلیم" کی شرانگیز پالیسی کو ترک نہ کیا۔ تو وہ مشرقی بنگال میں اُردو کا بائیکاٹ کرنے کی مہم شروع کر دیں گے۔ انہوں نے اپنا بیان میں کہا ہے کہ اب ہم مشرقی پاکستان میں اُردو کو بائیکاٹ کرنے کے لئے ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ شیخ مجیب الرحمن نے کہا ہے کہ انہوں نے بائیں بازو کی تمام جماعتوں کا ایک مشترکہ جلسہ بہت جلد طلب کیا ہے جس میں ڈائرکٹ ایکشن کے سوال پر غور کیا جائیگا۔

شیخ عبداللہ کی رہائی کی اُمید

بمبئی ۲۸ اگست: اخبار "بلٹز" بمبئی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کو جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بخشی غلام محمد کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ شیخ عبداللہ کو جلد از جلد رہا کر دیں۔ اخبار نے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں بھارتی کابینہ کے ایک رکن مسٹر رفیع احمد قدوائی سے بات چیت کی گئی۔ تو انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا شیخ عبداللہ پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ جواب دیا کہ آخر ہم اُن پر کس الزام میں مقدمہ چلائیں۔

کیانی نے وزیر مہاجرین کا عہدہ سنبھال لیا

پشاور ۲۸ اگست: صوبہ سرحد کے وزیر خزانہ ملک الرحمن کیانی نے وزیر مہاجرین کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ یہ وزارت پہلے خان جلال الدین خان کے پاس تھی۔ جنہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آج نئے وزیر مہاجرین نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ وہ مہاجرین کا مسئلہ حل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

تپ دق کے ہسپتال کے لئے چار لاکھ کا عطیہ

کراچی ۲۸ اگست: یونائیٹڈ کمرشل کارپوریشن لمیٹڈ کے مسٹر محمد حنیف نے اپنے باپ حاجی دوست محمد تاجر کے نام پر کراچی میں تپ دق کا ہسپتال بنانے کے لئے حکومت پاکستان کو چار لاکھ روپے کی پیش کش کی ہے۔ مرکزی وزارت صحت و تعمیرات نے اس فیاضانہ پیش کش کو انتہائی شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ اور وہ معطی کے مشورہ سے رقم کے مصرف کی تفصیلات پر غور کر رہی ہے۔

لندن میں دولت مشترکہ کے وزراء خزانہ کی کانفرنس!

لندن ۲۸ اگست: ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال کے آخر تک دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کا ایک اجلاس لندن میں ہوگا جس میں اسٹرلنگ کے علاقہ کے مسائل پر غور کیا جائے گا۔ ابھی تک اس کانفرنس کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی مگر خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان مشورے ہو رہے ہیں۔

رفیع احمد قدوائی سے چودھری خلیق الزمان کی ملاقات

نئی دہلی ۲۸ اگست: مشرقی بنگال کے گورنر چودھری خلیق الزمان کراچی سے ڈھاکہ کو جاتے ہوئے کل یہاں سے گزرے۔ آپ نے یہاں بھارت کے وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی سے ملاقات کی۔ ایک مقامی اخبار کی اطلاع ہے کہ مسٹر قدوائی سے چودھری صاحب نے کشمیر کے متعلق بات چیت کی مگر اس کی تفصیلات کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔

ہندی انگریزی کا مقابلہ نہیں کر سکتی

نئی دہلی ۲۸ اگست آج یہاں ایک ہندی کانفرنس میں پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے قومی زبان کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ قومی زبان ایسی ہونی چاہیے جو آسان ہو۔ اور ذریعہ تعلیم بھی بن سکے۔ اگر قومی زبان اچھا ذریعہ تعلیم نہ ہو۔ تو تعلیم کا معیار گر جائے گا۔ اور ملک کو نقصان پہنچے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی ہمیں ایک عرصہ تک انگریزی زبان کو استعمال کرنا پڑے گا۔

پاکستان پارلیمنٹ اور دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۲۸ اگست: پاکستان پارلیمنٹ کا موسم خزاں کا اجلاس چہارشنبہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۳ء کو صبح ۱۰ بجے کراچی میں شروع ہوگا۔ ایوان کا اجلاس بحیثیت دستور ساز اسمبلی ۲۲ ستمبر سے شروع ہوگا۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لندن پہنچ گئے

لندن ۲۸ اگست: اسلام کی روحانی اور اخلاقی اقدار کے بارے میں پرنسٹن یونیورسٹی کانفرنس میں شرکت کیلئے پاکستان کے وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے امریکہ جاتے ہوئے آج یہاں پہنچے ہیں۔

نیاسالینڈ کے عوام نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کر دی

لندن ۲۸ اگست: دفتر نوآبادیات کے ایک ترجمان نے کہا کہ حکومت برطانیہ نیاسالینڈ کے حالیہ واقعات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ جنوبی روڈیشیا سے فوجوں کو روانہ کرنے کی تجویز پر بھی غور کر رہی ہے۔ تاکہ اس بغاوت کو دبا دیا جائے۔ جو "چولو" سے علاقہ سے شروع ہو کر بڑی سرعت سے پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ برطانوی حکام کا کہنا ہے۔ کہ نیاسالینڈ کی شورش کو "ماؤ ماؤ" تحریک سے کوئی نسبت نہیں۔ کینیا میں تو بہت سے یورپین آباد تھے۔ لیکن نیاسالینڈ کی پچیس لاکھ کی آبادی میں تو یورپینوں کی تعداد بمشکل پانچ ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔ ترجمان کا خیال ہے۔ کہ نیاسالینڈ میں شورش مقامی باشندوں کے اس خوف کی وجہ سے شروع ہوئی ہے۔ کہ انہیں شمالی اور جنوبی روڈیشیا کے ساتھ ساتھ سنٹرل افریقن فیڈریشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ نیاسالینڈ کے کالے لوگوں کو خطرہ ہے۔ کہ کہیں جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز والی پالیسی کا اطلاق اُن پر بھی نہ ہونے لگے۔ بالخصوص ان حالات میں جب کہ جنوبی روڈیشیا نے آج تک اس پالیسی سے اظہار بیزاری نہیں کیا۔ بنا بریں نیاسالینڈ کے مقامی باشندے ان تینوں علاقوں کے الحاق کے روکنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

سید امجد علی کو امریکہ میں سفیر مقرر کر دیا گیا

کراچی ۲۸ اگست: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سید امجد علی کو پاکستان کا نیا سفیر امریکہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ سید امجد علی نے ۱۹۲۷ء میں لاہور گورنمنٹ کالج سے بی۔ اے کی ڈگری لی اور تجارت شروع کر دی۔ ۱۹۳۱-۳۲ء کی گول میز کانفرنس میں مسلم وفد کے اعزازی سیکرٹری کی حیثیت سے مسٹر امجد علی لندن گئے۔ آپ ۱۹۳۶ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اور پنجاب کے وزیراعظم کے پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں انہیں حکومت پنجاب کا چیف وہپ مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۰ء میں انہیں واشنگٹن میں پاکستان کا نمائندہ برائے امور اقتصادیات مقرر کیا گیا۔ وہ بین الاقوامی مالی فنڈ کے متبادل گورنر بھی بنائے گئے۔ ۱۹۵۲ء میں جنرل اسمبلی کی تیسری کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ فروری ۱۹۵۳ء میں انہیں سفیر کا عہدہ دیا گیا اور وہ امریکہ میں ایک خاص مشن پر مقرر کئے گئے۔

پاکستان کابینہ کا ہنگامی اجلاس

کراچی ۲۸ اگست: گزشتہ شب پاکستان کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ پرسوں تک ہر روز کابینہ کے اجلاس ہوتے رہے تھے۔ جن میں کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کے درمیان ہونے والے سمجھوتے پر غور کیا گیا۔ کل سات بجے ختم ہوئے اور دس کے بعد بھارت کے وزیراعظم کے نام ایک مراسلہ روانہ کیا گیا۔ لیکن کل پھر مرکزی کابینہ کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں دو پہر تک انتہائی اہم امور پر غور کیا گیا۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ کس بات پر خاص طور سے غور کیا گیا۔

مسٹر جسٹس منشی ایڈیشنل جج بنا دیئے گئے

کراچی ۲۸ اگست: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے آنریبل مسٹر جسٹس رحیم بخش پی منشی کا جو اس وقت سندھ چیف کورٹ کے ایڈیشنل جج ہیں۔ تقرر عدالت مذکور میں ایک ایڈیشنل جج کے طور پر ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۳ء سے دسمبر ۱۹۵۳ء تک مزید مدت کے لئے منظور فرما لیا ہے۔

بڑودہ میں ۲ مسلمان ہندو ہو گئے

بڑودہ ۲۸ اگست: یہاں دو مسلمانوں کو حال ہی میں "شدھ" کر کے ہندو بنا لیا گیا ہے مقامی اخبارات کا بیان ہے کہ یہ مسلمان ہندو فلسفے سے بہت متاثر ہوئے اور اسی وجہ سے انہوں نے ہندو [illegible]

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے)

ہم کسی الجھاؤ اور ابہام کے بغیر صاف صاف کہتے ہیں کہ کافرانہ یا نیم کافرانہ دستور ہم پر جبراً مسلط نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں ہماری لاشوں کچیلا یا جا سکتا ہے (نفاذان اگر پہنچیں)

ایران کے وزیر اعظم زاہدی نے اگر کمیونسٹوں کا وہ لٹریچر بھی نکالا ہے۔ جس میں ایران کی پرولتاریہ کو حکومت کے اقتدار پر بجبر قبضہ کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ تو اگرچہ ان کا یہ فعل خود اپنے طرز عمل کی نفی ہوگا۔ کہ خود انہوں نے بھی فوجی طاقت سے ملک پر قبضہ کیا ہے۔ مگر اصولاً صحیح سمجھا جائیگا۔ اور اصول یہی ہے کہ ایک حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ تمام ایسی تحریکوں کو پنپنے سے روکے۔ جو بدامنی اور غیر آئینی طریقوں سے اقتدار پر قابض ہونا چاہتی ہیں۔ اور قابض ہو کر اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والوں کو ظلم و استبداد سے اپنے نظریہ کا پابند بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اور اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین پر کماحقہٗ ایمان نہیں رکھتیں۔

سیکرٹریان زراعت

ہمارا ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ ابھی تک اس کی معیشت کا تمام تر دارومدار زراعت پر ہے۔ یہاں کے ستر فی صدی باشندے ایسے ہیں۔ کہ جن کا گذارہ کھیتی باڑی اور کاشتکاری پر ہے۔ ملک کی بڑی دولت بھی دراصل اناج اور زمین کی پیداوار ہی ہے۔ جو اگر غیر معمولی حالات نہ ہوں۔ تو نہ صرف خود اپنے ملک کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ بلکہ فاضل ہوتی ہے۔ اور دوسرے ملکوں کے بھی کام آتی ہے۔ ملک کی اس بہت بڑی بلکہ سب سے بڑی دولت اور قدرت کی اس فیاضی کی وسعتوں کو بڑھانے اور ان کی افادیت کو وسیع تر کرنے کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم اس طرف اپنی پوری پوری توجہ کریں۔ اور ان تمام ذرائع کو سوچیں اور بروئے کار لائیں۔ جن سے ہمارے ملک کی زرعی حیثیت بہتر ہو جائے۔ اور کم وقت اور کم خرچ کے ساتھ ہم اپنی زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اور پیداوار حاصل کریں۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک کا کاشتکار ابھی تک اپنی زراعت کو جدید ترقی یافتہ طریقوں پر نہیں لا سکا۔ اور ابھی تک پرانی ڈگر پر چل کر بہت زیادہ محنت اور وقت خرچ کرنے کے بعد بھی بہت تھوڑا اناج حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کی اوسط پیداوار دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی اوسط پیداوار سے بہت کم ہے۔ حالانکہ یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ جہاں تک زمین اور پانی کا سوال ہے۔ پاکستان اور بالخصوص پنجاب کا علاقہ دنیا کے بہترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اگر ہمارے ملک کے کاشتکار ان جدید طریقوں کے مطابق کاشتکاری کریں۔ اور جس طرح حکومت کی طرف سے نئے فارم کھولے جا رہے ہیں۔ اور بیرون ملک سے مختلف قسم کی کھادیں منگوا کر تقسیم کی جا رہی ہیں۔ یا مفید زراعتی مشورے دیئے جا رہے ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم اپنی تھوڑی زمین سے بہت زیادہ غلہ اور اناج پیدا نہ کر لیں۔ اور جیسا کہ بدقسمتی سے ان گذشتہ دو سالوں میں ہمیں شدید طور پر غذائی قحط سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ نہ صرف اس سے ہی محفوظ رہیں۔ بلکہ دوسرے ضرورت مند ممالک کی ضروریات کو بھی پورا کر کے اپنے ملک کی مالی اور اقتصادی ساکھ کو مضبوط اور مستحکم بنائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم منظم طور پر اپنے کاشتکاروں کو نئے تقاضوں اور جدید طریقوں سے روشناس کرائیں۔ اور ان سے ترقی یافتہ طرز کاشت سے آگاہ کریں۔ حکومت کی طرف سے بے شک ایسے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ لیکن تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ ابھی نہایت محدود پیمانے پر ہیں۔ اور جیسا کہ ہم پہلے کئی بار اظہار کر چکے ہیں۔ جب تک ملک کے تمام لوگ اسی کوشش میں نہ لگ جائیں۔ اور حکومت سے تعاون نہ کریں۔ اس وقت تک محض حکومت کی کوششوں سے اصل مقصد کا حصول نہایت مشکل امر ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ خود کاشتکاروں اور زمینداروں کی ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ جو گورنمنٹ کے زراعتی محکمہ کے زیر انتظام نئے زراعتی طریقوں کو سیکھیں۔ اور پھر دوسروں کو بھی سکھائیں۔ ایسی کمیٹیاں خود اپنے فوائد کے حصول کے لئے سوچیں اور پھر حکومت ان کی رہنمائی کرے۔ اور ان کے لئے تمام تر سہولتیں مہیا کر کے انکی حوصلہ افزائی کرے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی مقصد کی خاطر جماعت کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو اپنی تنظیم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور جیسا کہ نظارت امور عامہ کی طرف سے اکثر اعلان ہوتا رہا ہے۔ جماعتوں میں سیکرٹریان زراعت مقرر کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تاکہ جس طرح ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ لوگ جدید طریقہ ہائے زراعت سے واقف ہوں۔ ملکی زراعت کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے باہم غور و فکر کریں۔ اور بہتر نتائج پیدا کریں۔ جیسا کہ نظارت امور عامہ کے ایک گذشتہ اعلان سے ظاہر ہے۔ ابھی تک تمام زمیندارہ جماعتوں میں ایسے سیکرٹری مقرر نہیں ہوئے۔ حالانکہ ملک کے موجودہ غذائی حالات کے پیش نظر اس کی فوری ضرورت تھی

ہم تمام زمیندارہ جماعتوں سے عرض کریں گے۔ وہ اپنی اولین فرصت میں اس طرف توجہ دیں۔ اور فوری طور پر سیکرٹریان زراعت مقرر کر کے متعلقہ نظارت کو مطلع کر کے کام شروع کریں۔ اگر انہوں نے انہماک اور سنجیدگی سے کام کیا۔ اور زراعتی ترقی کی طرف توجہ کی۔ تو یقیناً ان کے ذاتی فائدہ کے علاوہ ملک کی زرعی حالت بھی بہت جلد سنور جائیگی۔ اور عارضی مشکلات جو قحط اور کمی غذا کی شکل میں ملک میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا بھی ازالہ

ناظم استصواب رائے کی تقرری کے سوال پر پاکستان و بھارت کے درمیان تعطل کا خطرہ

نئی دہلی ۲۹ اگست۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ آج بعد دوپہر بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی وہ یادداشت موصول ہو گئی ہے جو کل کراچی سے بھیجی گئی تھی۔ اور جس میں مسٹر محمد علی نے کشمیر میں استصواب رائے کرانے کے متعلق "ابتدائی مسائل" پر اپنی کابینہ کے ممبروں کے نظریات پیش کئے ہیں۔ یہ یادداشت آج پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خان نے پونے پانچ بجے بھارتی وزارت خارجہ کی عمارت میں پنڈت نہرو کو دی۔ دونوں کی ملاقات تھوڑے عرصے تک جاری رہی۔ ایجنسی فرانس پریس نے خبر دی ہے۔ کہ دہلی میں یہ خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی اس یادداشت سے کشمیر کے سوال پر پاکستان اور بھارت میں پھر تعطل پیدا ہو جائیگا۔ پاکستان اب اس مطالبے پر اب بھی قائم ہے۔ کہ اقوام متحدہ نے امیر البحر چیسٹر نمٹز کو ناظم استصواب رائے مقرر کیا ہے۔ اور انہیں ہی اب بھی ناظم کا عہدہ سونپنا چاہیئے۔ پاکستان اس پر زور دے رہا ہے۔ کہ کشمیر میں ۱۹۴۷ء کے خونریز فسادات کے بعد جو مسلمان پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے تھے۔ انہیں استصواب رائے میں ووٹ دینے کا حق ملنا چاہیئے۔ مگر اس کے برعکس بھارت کے وزیر اعظم کا کہنا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے سوال پر پاکستان کے ساتھ صرف دوستانہ گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ پنڈت نہرو امیر البحر چیسٹر نمٹز کو ناظم استصواب رائے مقرر کرنے کے بھی خلاف ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی غیر جانبدار ایشیائی ملک کے نمائندے کو ناظم استصواب رائے مقرر کیا جائے۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنی یادداشت میں مندرجہ ذیل امور پیش کئے ہیں۔ (۱) کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے کرایا جائے۔ (۲) استصواب رائے کے دوران کشمیر میں کوئی ایسی حکومت قائم نہیں ہوگی۔ جو تنازعہ میں فریق کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۳) استصواب رائے سے پہلے ریاست سے تمام فوجیں ہٹالی جائیں گی۔ (۴) کشمیر کے لوگوں کو اس کی آزادی ہوگی دے دی جائے گی۔ کہ وہ پاکستان یا بھارت میں شامل ہونے کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

فرانس اور کمبوڈیا کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا

پیرس ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج فرانس اور کمبوڈیا کے درمیان پولیس اور عدالتی امور کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ سمجھوتے کے تحت فرانس پولیس اور عدالتی اختیارات کلیتہً کمبوڈیا کو منتقل کر دے گا۔

آج صبح دونوں حکومتوں کے درمیان جو گفت و شنید ہوئی۔ اس میں فوجی اختیارات منتقل کرنے کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق بھی تصفیہ ہو جائے گا۔

کراچی ۲۹ اگست۔ حکومت جاپان کے زیر انتظام مالکی درآمد کرنے والے بنک کا ایک نمائندہ آج کراچی پہنچ گیا ہے۔ یہ نمائندہ دس روز یہاں ٹھہر کر اقتصادی اور تجارتی حالات کا جائزہ لے گا۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ نے ہالینڈ اور مغربی نیوگنی کے موجودہ اختلافات میں مکمل طور پر غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نے ثالث بننے سے

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں سیلاب کی تباہ کاریاں

نئی دہلی ۲۹ اگست۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں سے ہولناک سیلاب کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ مدراس، یو۔پی۔ اڑیسہ اور مغربی بنگال کے کئی علاقے سیلاب سے متاثر ہیں۔ مدراس کے مغربی اضلاع قریباً ۳۵ ہزار ایکڑ رقبہ میں دھان کی فصل تباہ ہو چکی ہے۔ یو۔پی کے کئی گاؤں سیلاب میں بہہ چکے ہیں۔ صوبہ بہار میں سات سو میل کے رقبہ میں قریباً سات لاکھ آبادی کو مالی اور جانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مغربی بنگال کے ضلع مدناپور میں کئی گاؤں پانی کی زد میں آ چکے ہیں۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں متاثرہ علاقوں میں فوری امداد کا انتظام کر رہی ہیں۔

ماہی الکا دکر دیا ہے۔